لٹریچر

کٹڑے بچھڑے فربہ کرنا

(کٹڑے بچھڑے موٹے کرنا)

لائیوسٹاک سیکٹر کی ترقی و خوشحالی کے لیے کوشاں

ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ، پنجاب، لاہور

16 کوپر روڈ لاہور فون نمبر: 042-99201120

Email: livestock.lit.pb.gov@gmail.com

dce@livestockpunjab.gov.pk

Website: www.livestockpunjab.gov.pk

2020

ناشر: ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن
لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
پنجاب لاہور

چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر آصف رفیق
ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

ایڈیٹر: ڈاکٹر ندیم کمال
اسسٹنٹ انفارمیشن اینڈ پبلسٹی آفیسر

سب ایڈیٹرز: ڈاکٹر وقار علی گل
اسسٹنٹ ڈائریکٹر کمیونیکیشن

کمپوزنگ، ڈایزائننگ: عتیق الرحمان گل
ساجد حسین

کٹڑے بچھڑے فربہ کرنا

لحمیات انسانی خوراک کا اہم جزو ہیں یہ خوراک میں نباتاتی اور حیوانی ذرائع سے مہیا کی جاتی ہیں حیوانی ذریعہ سے لحمیات کا مہیا کرنا خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ حیوانی لحمیات ہی ہیں جو انسانی جسم کی ساخت، نشوونما اور دماغ کی بناوٹ کے لیے اشد ضروری ہیں۔ مختصراً انسانی صحت کا دارومدار ان عوامل پر ہوتا ہے۔ حیوانی لحمیات دودھ گوشت اور انڈوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ امر بہت ضروری ہے کہ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہم زیادہ سے زیادہ مقدار میں دودھ گوشت اور انڈوں کی پیداوار میں اضافہ کریں۔ پروٹین کمیٹی آف پاکستان کی سفارشات کے مطابق انسانی خوراک میں روزانہ حیوانی لحمیات 27.4 گرام فی کس ہونے چاہئیں۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان میں فی کس 17.4 گرام حیوانی لحمیات میسر ہیں۔ اس طرح 10 گرام فی کس روزانہ کی کمی ہے۔ ہمارے ملک میں ایک اندازے کے مطابق سالانہ 6 ملین کٹڑے بچھڑے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو اگر ہم مناسب دیکھ بھال اور متوازن خوراک دے کر فربہ کریں تو ہم تقریباً سالانہ 5.8 لاکھ ٹن سے زیادہ گوشت (Beef) پیدا کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے زمیندار بھائی کٹڑوں اور بچھڑوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کرتے۔ کچھ کٹڑے بچھڑے اوائل عمر میں ہی مر جاتے ہیں یا فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی گوشت کی مانگ کے پیش نظر مویشی پال بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں کٹڑے اور بچھڑے اوسطً 18 ماہ کی عمر تک ضرور پالیں۔ اس کتابچے میں بڑا گوشت پیدا کرنے کے بارے معروضات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کتابچہ کٹڑے بچھڑے فربہ کرنے والے زمیندار بھائیوں کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

پاکستان میں گوشت کی پیداوار اور اس کے مسائل

پاکستان میں گوشت بالعموم دودھ دینے والے اور کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والے جانوروں سے حاصل ہوتا ہے۔ جب یہ جانور اپنی طبعی عمر پوری کر لیتے ہیں تو عام طور پر انہیں ذبح کر دیا جاتا ہے۔ گوشت کا دوسرا ذریعہ چھوٹی عمر کے کٹڑے اور بچھڑے ہیں جو مناسب خوراک اور نگہداشت نہ ہونے کے سبب عموماً لاغر رہ جاتے ہیں۔ کسان بچھڑیوں اور کٹڑیوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں کیونکہ انہیں مستقبل کی گائے یا بھینس بننا ہوتا ہے۔ ملک میں بڑے گوشت کی قیمت بھیڑ بکری کے گوشت سے آدھی ہے جس کی مختلف وجوہات کے

علاوہ ایک وجہ یہ ہے کہ حکومت نے گوشت کی قیمت فروخت کنٹرول کی ہوئی ہے۔ یہ قیمت پیداواری لاگت کے مطابق نہیں ہوتی۔ جانوروں کو فربہ کرنے کا عمل اس صورت میں کامیاب ہوسکتا ہے کہ گوشت کے نرخ پر کنٹرول ختم کر دیا جائے اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ملک میں جانوروں کو فربہ کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے جتنی بھی کوششیں کی گئیں وہ مویشی پال حضرات میں مقبولیت حاصل نہ کر سکیں اور نہ ہی اب تک گوشت کی قیمت معیار (Grading) کی بنیاد پر شروع ہوسکی۔ تاہم ملک میں چند ادارے اس بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب گوشت کی قیمت فروخت اس کے معیار پر منحصر ہوگی۔ حکومت عنقریب گوشت کی پیداوار میں اضافہ اور اس کا معیار بڑھانے کے لیے نئے پراجیکٹ شروع کر رہی ہے۔

خریداروں کی ترجیح

بڑا گوشت عام طور پر بوڑھے اور کمزور جانوروں سے ہی حاصل کیا جاتا ہے اسی لیے لوگوں کے ذہنوں میں اس کی اہمیت بھی کم ہو کر رہ گئی ہے اور لوگ چھوٹے گوشت کو بڑے گوشت پر ترجیح دیتے ہیں۔ جب تک مارکیٹ میں اچھے معیار کا بیف نہیں آئے گا اس وقت تک لوگوں کی ترجیحات کو بدلنا مشکل ہے۔ یہی رجحان گوشت کی پیداوار کو بڑھانے میں آڑے آ رہا ہے۔

گوشت معیار کی بنیاد پر بیچنے کے امکانات

ملکی سطح پر گوشت کی ترجیحات مختلف علاقوں میں مختلف ہیں۔ مثلاً پنجاب میں کٹے کا گوشت پسند کیا جاتا ہے۔ جبکہ صوبہ سرحد میں بھینسوں اور بیلوں کا گوشت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ چپلی کباب اور دیگر کھانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ابھی ہمارے ملک میں گوشت کی کوالٹی کی بنیاد پر خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ غیر رسمی طور پر قصاب کسی حد تک اس پر عمل پیرا ہیں۔ شہروں میں اچھی کوالٹی اور گاہک کی مرضی کا گوشت قدرے مہنگے داموں فروخت ہوتا ہے۔ ہڈیوں سمیت عام گوشت کے نرخ ذرا کم ہوتے ہیں۔ پاکستان میں بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور، کراچی اور اسلام آباد وغیرہ میں نئے سپر سٹورز مثلاً میٹرو، میکرو، ہائپر سٹار اور زینتھ پرائیویٹ لمیٹڈ وغیرہ کھلنے شروع ہو گئے ہیں۔ جہاں گوشت کی قیمت مختلف حصوں کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔ مثلاً پٹھ، چانپ، ران اور گردن وغیرہ کا گوشت مہنگا اور باقی ہڈی والا گوشت سستا بیچا جاتا ہے۔ یہ ایک ابھرتا رجحان ہے جس سے خریدار وہی قیمت ادا کرتا ہے جس طرح کا گوشت حاصل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے ہوٹلوں میں بھی اچھی کوالٹی کا جانور نسبتاً بہتر نرخ پر خریدا جاتا ہے۔ ہوٹل اور سٹور جانور کو فربہ کرنے والے لوگوں کے لیے اچھی مارکیٹ ثابت ہوں گے۔

جانوروں کا چناؤ (خریداورابتدائی عوامل)

کٹڑے یا بچھڑے فربہ کرنے کے لیے مقامی منڈیوں سے خریدے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ دور دراز علاقوں سے جانور نسبتاً سستے داموں مل سکتے ہیں۔ جانور خریدتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

(i) تندرست ہوں اور بہت لاغر نہ ہوں۔

(ii) اپنے ہم عمر جانوروں سے وزن زیادہ دکھائی دیتا ہو ایسے جانوروں کی شرح بڑھوتری نسبتاً بہتر ہوتی ہے۔

(iii) جانور کی اوسط عمر 9 تا 14 ماہ ہو ایسے جانور بیماری کے خلاف کافی قوت مدافعت رکھتے ہیں اور آسانی سے دستیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

(iv) بڑھوتری کے لحاظ سے بچھڑے کٹڑوں سے بہتر ثابت ہوئے ہیں اور موسمی حالات سے کم متاثر ہوتے ہیں بچھڑوں کی قیمت خرید کٹڑوں سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ بکتے بھی بہتر قیمت پر ہیں۔

(v) جانوروں کی خرید وفروخت جسمانی وزن کے مطابق ہونی چاہئے کیونکہ اس سے نقصان کا احتمال کم ہوتا ہے۔

(vi) جانور خرید کر کم از کم 10 دن تک دوسرے جانوروں سے علیحدہ رکھیں تا کہ اگر ان میں کسی بھی بیماری کے اثرات ہوں تو وہ دوسرے جانوروں تک نہ پہنچ سکیں۔

(vii) ان کی شناخت کے لیے کانوں میں (Ear Tag) یا نمبر لگا دینے چاہئیں۔

(viii) مختلف بیماریوں مثلاً گل گھوٹو، منہ کھر کے لیے حفاظتی ٹیکے بروقت لگائیں اور اندرونی کرموں کے لیے کرم کش دوائی استعمال کرنی چاہئے۔

(ix) فربہ کرنے کے لیے رکھے گئے جانوروں کے لیے ہلکا، صاف اور تازے پانی کی 24 گھنٹے موجودگی بہت ضروری ہے۔

(X) نئے خریدے گئے جانور چونکہ چارہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا انہیں چارہ سے بتدریج متوازن غذا کی طرف لانا چاہئے۔ 10 سے 15 دن کے بعد جانوروں کو مکمل طور پر راشن پر لایا جاسکتا ہے۔

کٹڑوں، بچھڑوں کے لیے فارم کی تعمیر اور جگہ کا انتخاب

جیسا کہ اس فارم پر ہر وقت جانوروں نے موجود رہنا ہوتا ہے اور چرائی وغیرہ کے لیے باہر نہیں جانا ہوتا لہٰذا ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہئے جہاں بارش وغیرہ سے پانی کھڑا ہونے کا احتمال نہ ہو۔ فارم پر بجلی اور پانی کی سہولیات میسر ہونی چاہئیں۔ اگر فارم برلب سڑک ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

سورج کی روشنی

شیڈ کی لمبائی شرقاً غرباً اور چوڑائی شمالاً جنوباً رکھنی چاہیئے۔ تا کہ سورج کی زیادہ سے زیادہ روشنی شیڈ میں داخل ہو سکے۔ ایسی جگہ جس کے ارد گرد بہت سے درخت ہوں زیادہ موزوں ہے چونکہ اس سے سایہ بھی میسر ہوگا اور سردیوں میں ٹھنڈی ہواؤں سے بچاؤ بھی۔

شیڈ کی تعمیر

شیڈ کی تعمیر پر بہت زیادہ خرچ کرنا مناسب نہیں۔ شیڈ کی سمت کا تعین حالات اور پلاٹ کے سائز کے مطابق کریں۔ ساتھ دیئے گئے فارم کے خاکہ کے مطابق 30 کٹڑوں اور بچھڑوں کے لئے چھتی ہوئی جگہ 25 فٹ چوڑائی اور 30 فٹ لمبائی کا شیڈ موزوں ہوگا۔ اس شیڈ کے درمیان لمبائی کے رخ خوراک کی کھرلی بنائی جائے۔ جس کے دونوں طرف جانور کھڑے ہو کر خوراک کھا سکیں۔ شیڈ چاروں طرف سے کھلا ہو شیڈ کے دونوں طرف اور درمیان میں 9x9 انچ سائز کے ستون بنائے جائیں جس پر بانسوں اور سرکنڈوں کی چھت بنائی جائے۔ شیڈ کے درمیان سے اونچائی 12 فٹ اور دونوں طرف 10 فٹ ہو۔ شیڈ سطح زمین سے کم از کم 2 فٹ اونچا بنایا جائے جس کے دونوں اطراف ڈھلوان ہو اور دونوں طرف پانی کے اخراج کے لیے نالی کا ہونا ضروری ہے۔ شیڈ کا فرش پختہ اینٹوں سے بنایا جائے۔ پانی کے لیے کھرلیاں احاطہ میں بنائی جائیں۔ اس کے نیچے فرش کی ڈھلوان بھی نالی کی طرف ہو۔ کھرلی کے آگے جانوروں کے کھڑے ہونے والی جگہ پر پختہ اینٹوں کا فرش ہونا چاہیئے۔

سٹور و ڈسپنسری

خوراک کے ذخیرہ کے لیے سٹور 10x12 فٹ کا کمرہ اور دفتر/ڈسپنسری کے لیے 10x10 فٹ کا کمرہ موزوں ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر احاطہ سے باہر اور دروازے فارم کے اندر کھلتے ہوں۔

چاردیواری

فارم کی چاردیواری مٹی کی دیوار، پختہ دیوار، خاردار تاروں اور اینگل آئرن سے کی جا سکتی ہے۔ کسی بھی صورت میں چاردیواری کی اونچائی 4 فٹ سے کم نہیں ہونی چاہیئے اور چاردیواری سے باہر چاروں اطراف اگر درخت لگا دیئے جائیں تو یہ جانوروں کے لیے گرمیوں میں سایہ اور سردیوں میں ٹھنڈی ہواؤں کو روکنے میں مفید ہوگا۔

خوراک

ہمارے ملک میں عام طور پر جانوروں کو سبز چارہ کھلایا جاتا ہے اور شاذونادر ہی انہیں اچھی اور متوازن غذا میسر ہوتی ہے۔ صرف چارے سے جانور کی تمام غذائی ضروریات پوری نہیں ہوسکتیں۔ فربہ کرنے والے جانور چونکہ زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں لہٰذا ان کی غذائی ضروریات اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے پیش نظر ضروری ہوتا ہے کہ انہیں متوازن غذا کی شکل میں خوراک مہیا کی جائے۔ متوازن غذا بنانے کے لیے زرعی صنعتی ضمنی اجزاء (**Agro Industrial by Products**) استعمال کرنے چاہئیں۔ اس میں مختلف قسم کی کھلیں مثلاً کھل بنولہ، کھل توریا، کھل السی اور سورج مکھی، بنولہ میل، توریا میل، سن فلاور میل، میظ گلوٹن فیڈ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ جانوروں کی خوراک میں لحمیات کا بڑا ذریعہ ہیں راشن میں استعمال ہونے والے دیگر اجزاء میں مختلف اجناس کے ضمنی اجزاء مثلاً چوکر، گندم، رائس پالشنگ اور شیرہ (راب) وغیرہ شامل ہیں جو کہ جانوروں کی خوراک میں توانائی کا ذریعہ ہیں۔ اس کے علاوہ منرل مکسچر مختلف نمکیات کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ضرور استعمال کیا جائے۔

خوراک کے اجزاء

کٹڑے بچھڑوں کو فربہ کرنے کے مختلف قسم کے زرعی صنعتی ضمنی اجزاء لوکل مارکیٹ ریٹ اور آسان دستیابی کے مطابق استعمال کرنے چاہئیں ان میں چند کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) کھل بنولہ

کھلیں لحمیات (پروٹین) کا اہم ذریعہ ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی کھل بنولہ ہے۔ اس میں لحمیات 20 سے 22 فیصد اور کل قابل ہضم اجزاء 63 فیصد ہوتے ہیں اس کی قیمت میں کپاس کی فصل کی پیداوار کے لحاظ سے کافی اتار چڑھاؤ رہتا ہے۔ جانور اسے شوق سے کھاتے ہیں دودھ اور گوشت کے لیے پالے جانے والے جانوروں کی خوراک میں اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔

(ii) بنولہ میل

یہ کھل بنولہ کی بہتر شکل ہے اس میں بنولہ کا چھلکا شامل نہیں ہوتا لحمیات کی مقدار تقریباً 40 فیصد اور کل قابل ہضم اجزاء 80 فیصد ہوتے ہیں۔ عام کھل سے قدرے مہنگی قسم ہے مگر لحمیات ہونے کی وجہ سے اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔

(iii) کھل توریا

یہ نسبتاً کم استعمال ہونے والی کھل ہے چونکہ اس میں کچھ ناپسندیدہ اجزاء کی موجودگی کی وجہ سے جانور اسے خوش ہوکرنہیں کھاتے۔ اس لیے اسے کڑوی کھل بھی کہتے ہیں۔ اس میں لحمیات 37 فیصد اور کل قابل ہضم اجزاء80 فیصد ہوتے ہیں اسے راشن میں 5 سے 10 فیصد تک آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(iv) سورج مکھی، مونگ پھلی اور تلوں کی کھل

یہ کھلیں ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتیں مگر جہاں دستیاب ہوں انہیں راشن میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان میں لحمیات کی مقدار بالترتیب 25 فیصد، 30 فیصد اور 32 فیصد اور کل قابل ہضم اجزاء 70 سے 80 فیصد تک ہوتی ہیں ان کا استعمال 25 سے 30 فیصد تک کیا جاسکتا ہے۔

(v) مکئی، گندم، جوار اور باجرہ وغیرہ

یہ جانوروں کے لئے توانائی کا بہترین ذریعہ ہیں یہ اشیاء ہم راشن میں ان کی قیمت مدنظر رکھتے ہوئے 30 سے 40 فیصد تک ڈال سکتے ہیں۔ مگر مناسب قیمت کا راشن بنانے کے لیے ان کا استعمال 10 تا 15 فیصد تک موزوں ہے۔ ان اجناس میں لحمیات 10 تا 15 فیصد اور کل قابل ہضم اجزاء 75 سے 80 فیصد ہوتے ہیں۔ ان کا استعمال راشن کی افادیت بڑھانے میں بہت مفید ہے۔ البتہ ان اجناس کی بطور انسانی خوراک بہت اہمیت ہے لہٰذا ان کے ضمنی اجزاء استعمال کیے جائیں۔

(vi) شیرہ راب

یہ توانائی کا سستا مگر مکئی اور گندم وغیرہ سے ذرا کم افادیت کا حامل ذریعہ ہے۔ جہاں شیرہ میسر ہو وہاں کافی حد تک اجناس کی بجائے شیرہ سے توانائی کی ضرورت پوری ہوسکتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گنا مقامی طور پر بیلنے کی بجائے شوگر ملوں کو جانے لگا ہے جس کی وجہ سے عام کسان کے لیے شیرہ کی دستیابی مشکل ہو رہی ہے۔ تاہم جہاں کہیں شیرہ دستیاب ہو اسے خوراک میں ملا کر راشن کی قیمت کو کم اور کوالٹی کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔

(vii) یوریا

یوریا کھاد کھلوں کا سستا ترین نعم البدل ہے مگر یہ خوراک میں ایک حد تک ہی ڈالا جاسکتا ہے۔ عام طور پر خوراک

میں کل لحمیات کا زیادہ سے زیادہ 40 فیصد حصہ یوریا سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ جب بھی خوراک میں یوریا استعمال کرنا ہوتو اس میں شیرہ یا مکئی، جوار اور باجرہ کی موجودگی ضروری ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں کے راشن میں 1 فیصد اور فربہ کرنے والے جانوروں کے راشن میں 2 فیصد تک یوریا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جب یوریا خوراک میں استعمال کیا جارہا ہوتو اس کا راشن میں اچھی طرح مکس ہونا بہت ضروری ہے۔ یوریا ہمیشہ پانی میں حل کر کے دوسرے اجزاء کے ساتھ اچھی طرح ملانا چاہئے۔

(viii) رائس پالشنگ

یہ چاولوں کی صنعت کا ایک ضمنی جزو ہے۔ اس میں دیگر اجزاء کے علاوہ تقریباً 12 فیصد تیل کی مقدار ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ جانوروں کے لیے توانائی کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ خوراک میں 25 تا 30 فیصد تک استعمال کی جاسکتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں زیادہ دیر تک سٹور کرنے سے اس میں ناخوشگوار بو پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جانور اسے شوق سے نہیں کھاتے قیمت کے لحاظ سے توانائی کے لیے سستا جزو راشن ہے۔

(ix) چوکر گندم

یہ گندم کا چھلکا ہے جو پسائی کے دوران علیحدہ ہو جاتا ہے اس میں لحمیات 12 تا 15 فیصد اور کل قابلِ ہضم اجزاء 71 فیصد ہوتے ہیں۔ یہ خوراک میں 30 سے 35 فیصد تک بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(x) نمکیات

نمکیات بھی جانوروں کی بڑھوتری اور افزائش کے لیے بہت ضروری ہیں۔ یہ معدنیات کے آمیزہ (منرل مکسچر) کی شکل میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس میں عموماً 10 سے 15 مختلف قسم کے نمکیات شامل ہوتے ہیں۔ ایک عام آدمی کے لیے منرل مکسچر بنانا مشکل ہے۔ وہ مارکیٹ میں موجود منرل مکسچر استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر یہ دستیاب نہ ہوتو کم از کم راشن میں 1 فیصد نمک اور 1 فیصد DCP یا ہڈی کا چورہ استعمال کرنا چاہئے۔

راشن تیار کرنے کا طریقہ

کچھ راشن کے آمیزے مویشی پال بھائیوں کی سہولت کے لیے دیئے جارہے ہیں۔ راشن کا فارمولا عموماً فیصد میں لکھا جاتا ہے کیونکہ اس طرح سے چیزوں کے تناسب کے تعین میں کافی سہولت رہتی ہے۔ راشن بنانے سے پہلے ضروری ہے کہ تمام اجزاء مثلاً کھلیں اجناس اور دیگر اشیاء دلی ہوئی شکل میں ہوں۔ راشن کے اجزاء میں اگر توڑی استعمال ہو

رہی ہوتو سب سے پہلے اسے وزن کر کے پختہ اور صاف جگہ پر پھیلا دینا چاہئے۔اس کے اوپر دیگر اجزاء فارمولا میں دیئے گئے وزن کے مطابق ڈال دینے چاہئیں۔اگر کلیے میں شیرہ استعمال کیا گیا ہوتو اس کو ڈھیر کے اوپر سب سے آخر میں ڈالنا چاہئے۔شیرہ سردیوں کے موسم میں عموماً گاڑھا ہوتا ہے اور اس کو ملانے میں دشواری پیش آتی ہے۔ ایسی صورت میں شیرہ کو وزن کرنے کے بعد اس میں تھوڑا سا پانی ملا لیا جائے۔تا کہ یہ راشن میں آسانی سے حل ہو سکے۔اگر فارمولے میں یوریا استعمال کیا جارہا ہوتو اس کے لیے ضروری ہے کہ اسے پہلے پانی میں حل کر لیں اور اس پانی کو دیگر اجزاء پر چھڑک دیں۔جب سب اجزاء کا وزن ہو جائے تو انہیں ایک طرف سے ہاتھوں سے اچھی طرح ملانا شروع کر دیں یہ عمل دو دفعہ کریں تا کہ سب اجزاء اچھی طرح یکجا ہو جائیں۔راشن کسی کمرے یا محفوظ جگہ پر سٹور کر لیں اور حسب ضرورت جانوروں کو کھلاتے رہیں۔اگر مکسنگ مشین مہیا ہوتو راشن بڑی آسانی سے مشین کے ذریعے ملایا جا سکتا ہے۔اس مقصد کے لیے مارکیٹ میں چھوٹے سائز کی فیڈ ملز دستیاب ہیں۔

نوٹ: ہدایات برائے استعمال یوریا:

- فربہ کرنے والے جانوروں کی خوراک میں یوریا کا استعمال 2 فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔
- یوریا کے استعمال سے پہلے پانی میں حل کریں پھر شیرہ میں حل کر کے باقی اجزاء کے ساتھ مکس کریں۔
- یوریا استعمال کرتے وقت راشن میں شیرہ یا مکئی وغیرہ کا استعمال ضروری ہے۔
- جانوروں کو خوراک کے ساتھ ساتھ پینے کے لیے صاف تازہ اور ہلکا پانی ہر وقت میسر ہونا چاہئے۔

کٹڑوں اور بچھڑوں کو فربہ کرنے کے لیے راشن کے چند فارمولے (مقدار فیصد)

نام اجزاء	1	2	3	4	5	6
مکئی	20	20	-	10	10	-
کھل بنولہ	15	10	20	30	20	-
کھل توریا	-	12	-	-	-	25
مکئی گلوٹن 20 فیصد	-	-	-	-	-	-
مکئی گلوٹن 30%	6	-	12	-	15	-

چوکر گندم	30	18	30	26	18	30
رائس پالشنگ	-	-	20	-	-	-
بھوسہ گندم	25	-	16	22	17	23
یوریا ٹریٹڈ پرالی	-	38	-	-	-	-
شیرہ	-	-	-	20	17	20
یوریا	2	-	-	-	1	-
منرل مکسچر	-	2	2	2	2	-
نمک	1	-	-	-	-	1
چورہ ہڈی/ڈی سی پی	1	-	-	-	-	1
میزان	100	100	100	100	100	100
لحمیات	16.72	13.4	13.2	13.79	16.41	14.86
کل قابل ہضم اجزاء	60.84	60.00	66.00	64.93	64.39	64.39
ME%	2.18	2.20	2.37	2.34	2.33	2.32
EE%	3.89	3.93	6.81	5.20	4.05	3.59
NDF%	48.39	49.62	48.17	37.33	38.34	41.48
ADF%	23.17	27.40	21.44	16.40	16.56	20.40

گھریلو سطح پر کٹڑوں اور بچھڑوں کو فربہ کرنا

ہمارے ملک میں تجارتی بنیادوں پر کٹڑوں اور بچھڑوں کو فربہ کرنے کا آغاز ہو چکا ہے اور اس بات کی قوی امید ہے کہ ملکی ضروریات کے پیش نظر ایسے فارموں کی تعداد میں بہت جلد اضافہ ہوگا۔ پاکستان میں اس وقت 5 ملین کاشتکار خاندان مویشی پالتے ہیں۔ جن کے جانور رکھنے کی اوسط تعداد 4 یا 5 ہے۔ اس کے علاوہ ایک ملین خاندان ایسے ہیں جو مویشی تو رکھتے ہیں مگر ان کی اپنی زمین نہیں ہے۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے زمیندار بھائی تھوڑی تعداد میں

بھی کٹڑے یا بچھڑے فربہ کر کے ملکی گوشت کی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ خاطرخواہ منافع کما سکتے ہیں۔ جن کی رہنمائی کے لیے کم تعداد میں کٹڑوں اور بچھڑوں کوفربہ کرنے کا تخمینہ پیش کیا جارہا ہے۔

اخراجات وآمدنی کا تخمینہ

ایک سال کے دوران 5 کٹڑوں یا بچھڑوں کے 3 گروپ ہر 4 ماہ کے وقفہ سے فربہ کرنے کے لیے اخراجات آمدنی کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔اس محدود تعداد کے لیے نہ تو علیحدہ عمارت اور نہ ہی اٹنڈنٹ کی بلکہ فیملی لیبر سے ان کی نگہداشت ممکن ہے۔

15 کٹڑوں بچھڑوں کی خرید بحساب 0 5 1 روپے فی کلوگرام زندہ اوسط وزن فی جانور 110 کلوگرام	427500/- روپے
اخراجات برائے ادویات/ویکسین وغیرہ	5,000/- روپے

اخراجات برائے خوراک

سبز چارہ برائے 120 دن 5 کلوگرام فی جانور بحساب -/7 روپے فی کلوگرام	63,000/- روپے
15 جانوروں کے لیے راشن 7 کلوگرام فی جانور روزانہ بحساب 30 روپے فی کلوگرام	37800/- روپے
متفرق اخراجات	12,000/- روپے
کل اخراجات	805500/- روپے
فروخت 15 جانور اوسط وزن 258 کلوگرام فی جانور 260 روپے فی کلوگرام زندہ	998460/- روپے
فروخت گوبر کھاد (3 ماہ میں گوبر بحساب 500 روپے فی جانور	7500/- روپے
کل آمدنی	1005960/- روپے

منافع = 120460=1005960-3885500 روپے

☆☆☆☆☆☆☆